خطبہ جمعہ

بعنوان

ماہِ رمضان
میں درپیش مشکلات کا حل

سلسلۃ منبر الحکمۃ

141

بتاریخ: 3 مئی 2019

بمطابق: ٢٧ شعبان ١٤٤٠ھج

به اهتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خطبہ جمعہ کے اہم نکات

❀ روزے کے چند مختصر فوائد	❀ سخت گرمی اور دِن بڑا ہونے کا مسئلہ
❀ بھوک اور پیاس کی شدت	❀ روزہ خوری کا گناہ
❀ بیماری کا جھوٹا بہانہ	❀ مہنگائی کی پریشانی
❀ لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ	❀ ٹریفک جام کا مسئلہ
❀ پیشہ ور بھکاریوں سے بچاؤ	❀ ٹی وی چینلز پر فحاشی وعریانی

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحٰفِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَّالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ [الأحزاب: 35]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں، اپنے کردار کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں، اللہ کا ثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت اور اجرِعظیم تیار کررکھا ہے۔''

روزہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے اور یہ اتنی عظیم عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دیگر تمام اعمال کا اجر لکھنے کی ذِمہ داری فرشتوں کو سونپ رکھی ہے لیکن روزے کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

متعلق ارشاد فرمایا:

((اَلصَّومُ لِی وَأَنَا أَجْزِی بِہٖ))

''روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔''

صحیح البخاری: 7492 ۔ صحیح مسلم: 1151

یعنی اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی یہ عبادت اتنی پیاری لگتی ہے کہ اس نے اس کی جزا کا ذِمہ بھی خود ہی لیا۔ایسا کیوں ہے؟اس کی دو وجوہات ہیں:

ایک تو یہ ہے کہ روزہ پوشیدہ اور باطنی عبادت ہے،یعنی لوگ اسے دیکھ نہیں سکتے۔اس لیے یہ ریاکاری سے پاک ہے۔

دوسری یہ ہے کہ شیطان کے لیے یہ قہر ہے،کیونکہ یہ واحد عبادت ایسی ہے کہ بندہ ہزار مواقع میسر ہونے کے باوجود بھی کچھ نہیں کھاتا پیتا،اور شیطان کا سب سے مؤثر ہتھیار 'خواہش نفس' ہے،روزہ اس کا بھی قلع قمع کر دیتا ہے،جس سے شیطان انتہائی مایوس ہوتا ہے اور اس کو کوئی راہ نہیں ملتی جس سے حملہ کر سکے۔

ان ہی خصائص و امتیازات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی روزے کی جزا دوں گا،اور روزے کے علاوہ کوئی بھی عبادت ایسی نہیں ہے جس کے متعلق یوں کہا گیا ہو۔

گزشتہ چند سالوں سے ماہِ رمضان کے روزے چونکہ گرمی کے موسم میں آ رہے ہیں، اس وجہ سے بعض لوگ اس شدید گرمی میں روزہ رکھنے سے گھبراتے ہیں یا دیگر غیر ضروری وجوہات کے باعث روزہ نہیں رکھتے،تو ایسے لوگوں کی ہمت بڑھانے اور ترغیب دِلانے کے لیے آج کا خطبہ رقم کیا جا رہا ہے۔

سب سے پہلے مختصر طور پر روزے کے چند فوائد و ثمرات زینتِ قرطاس کیے دیتے ہیں تاکہ انہیں پڑھ کر ہر شخص کے دِل میں داعیہ پیدا ہو سکے کہ وہ کسی بھی صورت میں ان ثمرات و فضائل سے محروم نہیں رہے گا اور کسی بھی عارضی مشکل اور پریشانی کو وجہ بنا کر ایک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بھی روزہ ترک نہیں کرے گا۔

روزے کے چند مختصر فوائد وثمرات

روزہ رکھ کر مغفرت اور اجر عظیم لیجیے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ [الأحزاب: 35]

''روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنی والی عورتیں، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، اللہ تعالیٰ کا بہ کثرت ذکر کرنے والے مرد اور بہ کثرت ذکر کرنے والی عورتیں (ان سب کے) لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع مغفرت) اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''

اپنے گناھوں کی بخشش کا سامان کیجیے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

''جس شخص نے ایمان (دِل کی خوشی) اور ثواب کی نیت سے رمضان المبارک کے روزے رکھے؛ اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

صحيح البخاري: 38 ۔ صحيح مسلم: 760

جهنم سے آزادی کا پروانہ حاصل کیجیے:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عُتَقَاءَ، وَذَالِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ)).

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''اللہ تعالیٰ ہر افطاری کے وقت کچھ لوگوں کو (جہنم سے) آزادی دیتا ہے اور یہ (رمضان کی) ہر رات میں ہوتا ہے۔''

[حسن صحیح] سنن ابن ماجه: 1643 - صحيح الجامع: 2170

جنت میں پروٹوکول کے ساتھ جائیے:

سیدنا سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ فِی الْجَنَّةِ بَاباً يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ)).

''بلاشبہ جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ریّان ہے، روزِ قیامت اس سے روزے دار داخل ہوں گے، ان کے سوا اس سے کوئی بھی داخل نہیں ہوگا۔''

صحيح البخاری: 1896 - صحيح مسلم: 1152

گناہوں سے بچنے کا ذریعہ اپنائیے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ)).

''روزہ (گناہوں سے بچنے کے لیے) ڈھال ہے۔''

صحيح البخاری: 1894

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلصَّومُ جُنَّةٌ يَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ))

''روزہ ڈھال ہے، جس کے ذریعے بندہ (جہنم کی) آگ سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔''

[صحيح] مسند أحمد: 14649 - صحيح الجامع: 3867

اللہ کے ہاں بہترین سفارشی پیش کیجیے:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يَقُولُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ ، مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ ، فَيُشَفَّعَانِ))

''قیامت کے دِن روزہ اور قرآن بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے دِن کے وقت کھانے اور خواہشات سے روکے رکھا، سوتُو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا: میں نے اسے رات کے وقت سونے سے روکے رکھا، سوتُو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ تو دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔''

[صحيح] مسند أحمد: 6626 ۔ المستدرك للحاكم: 2036 ۔ صحيح الجامع : 3882

روزہ رکھ کر سب کے محبوب بن جائیے :

ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے مسلمہ بن مخلد انصاری کو خط لکھا اور فرمایا:

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا عَمِلَ بِطَاعَةِ اللّٰهِ أَحَبَّهُ اللّٰهُ فَإِذَا أَحَبَّهُ اللّٰهُ حَبَّبَهُ إِلَى خَلْقِهِ وَإِذَا عَمِلَ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ فَإِذَا أَبْغَضَهُ اللّٰهُ بَغَّضَهُ إِلَى خَلْقِهِ.

''یقیناً بندہ جب اللہ کی فرماں برداری والا کوئی عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرمانے لگتا ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ کو اس سے محبت ہو جاتی ہے تو اپنی مخلوق کی نگاہ میں بھی اس کو محبوب بنا دیتا ہے۔ اور جب بندہ اللہ کی نافرمانی والا عمل کرتا ہے تو اللہ اس سے نفرت کرنے لگتا ہے، اور جب اس سے اللہ کو نفرت ہو جاتی ہے تو وہ اپنی مخلوق کی نظر میں بھی اسے لائقِ نفرت بنا دیتا ہے۔''

صفة الصفوة لابن الجوزی: 1/ 299

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یعنی اللہ کی بندگی بجالانے سے اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کی محبت انعام میں دے دیتا ہے، اور روزہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کی ایک عظیم اور بہترین صورت ہے۔

اب ان چند مسائل اور ان کے حل کا تذکرہ کرتے ہیں جن کو بنیاد بنا کر لوگ روزہ چھوڑ دیتے ہیں۔

1......سخت گرمی اور دن بڑا ہونے کا مسئلہ:

یہ مہینہ اپنی شان ورفعت کے اعتبار سے بڑا ہی مبارک ہے۔ یہ بڑا ہی مہربان مہینہ ہے کہ جو ہم پر رحمتیں اور برکتیں برسانے آتا ہے، لیکن بڑے افسوس کا مقام ہے کہ آج کا مسلمان اس کی بے پایاں برکات سے خود کو محروم رکھنے کے لیے طرح طرح کے حیلے تلاش کرتا رہتا ہے اور اس کی فضیلتوں پر اپنی تن آسانی کو ترجیح دینے لگتا ہے۔

پیارے بھائیو! ہم یہ سوچیں کہ آج کی گرمی زیادہ سخت ہے یا کل قیامت کی گرمی اذیت ناک ہوگی؟ جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((إِنَّ الْـعَرَقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيَذْهَبُ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ بَاعًا ، وَإِنَّهُ لَيَبْلُغُ إِلَى أَفْوَاهِ النَّاسِ ، أَوْ إِلَى آذَانِهِمْ))

''یقیناً قیامت کے پسینہ اتنا ہوگا کہ دونوں ہاتھوں کے 70 گنا فاصلے تک زمین میں چلا جائے گا اور وہ لوگوں کے منہ یا کانوں تک پہنچا ہوگا۔''

صحيح مسلم: 2863

اسی طرح یہ بھی سوچیں کہ آج کا دن تو پھر بھی چودہ یا پندرہ گھنٹے کا ہے لیکن قیامت کے دِن کی مقدار کتنی ہوگی؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ﴾ [المعارج: 4]

''اس دن کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی۔''

ذرا سوچیے! کیا ہم میں اتنی برداشت ہوگی کہ قیامت کے دن کی تپش اور طوالت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

برداشت کر سکیں؟ ہرگز نہیں۔ لہٰذا اس دن کی راحت پانے کے لیے آج کی یہ ہلکی سی تپش اور چند گھنٹوں کا روزہ صرف اس نیت سے ضرور رکھتے رہیے کہ ہمیں اللہ کی رضا حاصل ہو جائے اور اس کی خوشنودی پا کر ہم آخرت کی سختیوں سے محفوظ رہ سکیں۔

2......بھوک اور پیاس کی شدت:

اگر کوئی شخص گرمی کے موسم کی وجہ سے پیاس کی شدت سے گھبراتا ہے اور دِن بڑا ہونے کی وجہ سے بھوک سے ڈرتا ہے اور روزہ نہیں رکھتا، تو اسے یہ سوچنا چاہیے کہ کیا اسے آج کی بھوک پیاس جنت کے میوہ جات اور شرابِ طہور کی خاطر برداشت نہیں؟ کیا آج کے چند گھنٹے ربِ کریم کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے اطاعت و نیازمندی میں گزارنا اس انعام و اکرام کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہلکا نہیں جو روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کی جناب سے روزے دار کو ملے گا؟ یقیناً اُس جزا اور ثواب کا کوئی بدل نہیں، کیونکہ اس سے نوازنے کی ذِمہ داری بھی خود مالک کائنات نے اُٹھا رکھی ہے۔

پھر اس پر مستزاد یہ بات ہے کہ گرمی کی شدت کے باعث روزے دار کو جتنی زیادہ مشقت اٹھانا پڑے گی، اتنا ہی زیادہ اجر بھی بڑھے گا، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا:

((إِنَّ لَكِ مِنَ الْأَجْرِ قَدْرَ نَصَبِكِ وَنَفَقَتِكِ))

''یقیناً تمہیں تمہاری مشقت اور تمہارے خرچ کے مطابق اَجر ملے گا۔''

[صحيح] سنن الدارقطني: 2729 ـ المستدرك للحاكم: 1733 ـ صحيح الجامع: 2160

سو اگر مشقت، صبر اور برداشت زیادہ کرنا پڑے گا تو بلاشبہ اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے اجر و ثواب بھی بڑھ جائے گا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

3......روزہ خوری کا گناہ:

بلا وجہ روزہ چھوڑنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے رمضان میں بغیر کسی عذر کے روزہ چھوڑنے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''بغیر عذر کے رمضان کا روزہ چھوڑنا کبیرہ ترین گناہ ہے، اس عمل کی وجہ سے انسان فاسق ہو جاتا ہے، اس پر اللہ تعالی سے توبہ کرنا ضروری ہے، اور اس دن کی جلد از جلد قضا بھی دے۔''

مجموع فتاوى ورسائل ابن عثيمين: 19/ 89

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَيْنَـا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَانِي رَجُلَان ، فَأَخَذَا بِضَبْعَيَّ ، فَأَتَيَا بِي --- فَـإِذَا أَنَـا بِـقَوْمٍ مُعَلَّقِينَ بِعَرَاقِيبِهِمْ ، مُشَقَّقَةٍ أَشْدَاقُهُمْ ، تَسِيـلُ أَشْـدَاقُهُمْ دَمًا ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُفْطِرُونَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ))

''میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے اور انہوں نے مجھے میرے بازوؤں سے پکڑ لیا اور مجھے ایک ایسی قوم کے پاس لے گئے جنہیں ان کی ایڑھیوں کے بل لٹکایا گیا تھا، ان کی باچھیں چیر دی گئی تھیں اور ان سے خون بہہ رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو افطاری کا وقت ہونے سے پہلے ہی روزہ افطار کر لیا کرتے تھے۔''

[إسناده صحيح] صحيح ابن خزيمة: 1986 ـ صحيح ابن حبان: 7491

یہ ایسے شخص کی سزا ہے جس نے روزہ تو رکھا لیکن اسے وقت سے پہلے ہی افطار کر لیا، تو اندازہ کیجیے کہ اس شخص کا حال کیا ہو گا جس نے بالکل روزہ رکھا ہی نہیں ہے؟!

4......بیماری کا جھوٹا بہانہ:

رمضان المبارک میں ہسپتالوں، لاری اڈوں اور خفیہ ٹھکانوں پر بہت سے کھانے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے ٹھیلے اور ہوٹل کھلے رہتے ہیں جہاں کئی لوگ بیمار ہونے کا جھوٹا بہانہ کر کے کھانا کھا رہے ہوتے ہیں۔ جو شخص حقیقی بیمار ہے اسے تو اللہ تعالیٰ نے روزہ چھوڑنے اور صحت یابی کے بعد قضا دینے کی رخصت عطا کی ہے لیکن جو جھوٹ بول کر بیماری کو اپنے ساتھ جوڑتا ہے، اس کو سوچنا چاہیے کہ جس جسم و جان کے وقتی آرام کے لیے یہ غیر حقیقی بیماریوں کا بہانہ لگا کر فرار کے راستے تلاش کرتا ہے، اللہ اس پر قادر ہے کہ اگلے ہی لمحے اسے کسی جان لیوا بیماری میں مبتلا کر دے یا ایک لمحے میں لقمہ اجل بنا دے۔ اس فانی جسم کی محبت میں حکم الٰہی کو پس پشت ڈالنا نہایت ہی بے وقوفی کی بات ہے، کیونکہ ماہِ رمضان میں قصداً فائدہ نہ اٹھانے والا شخص بہت بڑی وعید کا مستحق ٹھہرتا ہے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ منبر پر چڑھے اور فرمایا: ''آمین، آمین، آمین۔'' آپ ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا:

((إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي فَقَالَ: مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْ: آمِينَ، فَقُلْتُ: آمِينَ. وَمَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبَرَّهُمَا فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْ: آمِينَ. فَقُلْتُ: آمِينَ. وَمَنْ ذُكِرْتَ عَنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْ: آمِينَ، فَقُلْتُ: آمِينَ))

''جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا: جس کی زندگی میں رمضان کا مہینہ آیا لیکن وہ مغفرت سے محروم رہا اور جہنم میں چلا گیا، تو اللہ ایسے بندے کو (اپنی رحمت سے) دُور فرمائے۔ آپ آمین کہہ دیجیے۔ چنانچہ میں نے آمین کہہ دیا۔ (پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا:) جس شخص کی زندگی میں اس کے والدین یا ان دونوں میں سے کوئی ایک موجود ہو لیکن اس نے ان کے ساتھ نیک سلوک نہ کیا، پھر (اسی حالت میں) مر گیا اور جہنم میں چلا گیا، تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(اپنی رحمت سے) دُور کر دے۔ آپ آمین کہہ دیجیے۔ سو میں نے آمین کہہ دیا۔ (پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا:) جس شخص کے پاس آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے، پھر وہ (اسی حالت میں) مر گیا اور جہنم میں چلا گیا، تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی (اپنی رحمت سے) دُور کر دے۔ آپ آمین کہہ دیجیے۔ چنانچہ میں نے آمین کہہ دیا۔''

[إسناده حسن] صحيح ابن حبان: 907 ۔ مسند أبي يعلى: 5922 ۔ المعجم الكبير للطبراني: 2/ 243

یعنی جس شخص نے مغفرت کے مہینے میں روزے رکھ کر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا موقع گنوا دیا اور اس ماہِ مبارک کی قدر کرنے کی بجائے جھوٹے عذر بہانے بنا کر اس کے روزوں سے راہِ فرار اختیار کرتا رہا، اس کے لیے جبرائیل علیہ السلام نے بھی بددعا فرمائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی۔ ایسے شخص سے بڑھ کر بدبخت کون ہو سکتا ہے؟!

5......مہنگائی کی پریشانی:

ہمارے ہاں الم ناک صورتِ حال یہ ہے کہ بڑے بڑے تاجروں سے لے کر ریڑھی لگانے والوں تک کی اکثریت اس ماہِ مبارک کو کمائی کا ذریعہ سمجھ لیتے ہیں اور ناجائز منافع خوری پر کمر کس لیتے ہیں۔ جس سے کم آمدنی والے بہت سے مسلمانوں کو اذیت پہنچتی ہے اور وہ اپنی بہت سی خواہشوں کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔ جائز منافع کو ہرگز ناجائز نہیں کہا جا سکتا لیکن اس ماہِ رحمت میں لوگوں کو ریلیف دینے کی بجائے قیمتوں میں ہوش رُبا اضافہ کر دینا سخت قابلِ مذمت ہے۔

اسی طرح مارکیٹ میں بہت سی چیزوں کی مصنوعی قلت پیدا کر دی جاتی ہے اور انہیں ذخیرہ کر لیا جاتا ہے، پھر جب خوب مانگ بڑھ جاتی ہے تو تب انہیں مارکیٹ میں لایا جاتا ہے اور منہ مانگی قیمت پر فروخت کی جاتی ہیں۔ یہ سراسر ظلم ہے۔ آپ کو چاہیے کہ ایسے لوگوں کو اس زیادتی سے باز رکھنے کے لیے انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنائیں:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ))

''جس نے ذخیرہ اندوزی کی وہ خطا کار ہے۔''

صحیح مسلم: 1605

اور اس کے ساتھ ساتھ انہیں بڑے پیار سے سمجھائیں کہ مال کمانے کے ناجائز ذرائع سے بچنا چاہیے اور صرف جائز وسائل ہی اپنانے چاہئیں تاکہ برکت سے بھی محرومی نہ ہو اور نیکیوں سے بھی۔ اشیائے خورد و نوش کی ذخیرہ اندوزی کرنے کی بجائے نیکیوں کو ذخیرہ کریں، مسلمانوں کے لیے آسانیاں پیدا کریں، سہولیات اور ریلیف دیں، تاکہ کل روزِ قیامت آپ کو بھی آسانی، سہولت اور ریلیف مل سکے۔

اور اگر دوکان دار یا ریڑھی والے حضرات اس کے باوجود بھی اس سے باز نہ آئیں تو دِل برداشتہ ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے بلکہ صبر کا مظاہرہ کیجیے اور جنت میں ہونے والی میز بانی میں پیش کیے جانے والے میوے اور مشروبات سے خوش ہو جائیے کہ جن کے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ ، فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُودًا ، وَلَوْ أَصَبْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا))

''میں نے جب جنت کو دیکھا تو جنت کے میوے کا خوشہ لینا چاہا، اگر میں لے لیتا تو تم اسے تب تک کھاتے رہتے جب تک یہ دُنیا باقی رہتی۔

صحیح البخاری: 1052۔صحیح مسلم: 907

اور سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَشْتَهِي الشَّرَابَ مِنْ شَرَابِ الْجَنَّةِ فَيَجِيءُ الإِبْرِيقُ فَيَقَعُ فِي يَدِهِ ، فَيَشْرَبُ ثُمَّ يَعُودُ إِلَى مَكَانِهِ.

''اہلِ جنت میں سے کوئی شخص جب جنت کے کسی مشروب کی خواہش کرے گا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تو اس مشروب کا بھرا ہوا جام خود بہ خود اس کے ہاتھ میں آ جائے گا، پھر اس کے پینے کے بعد وہ اپنی جگہ پر لوٹ جائے گا۔ اور جب اہلِ جنت میں سے کوئی شخص جنت کے کسی پرندے کا گوشت کھانے کی خواہش کرے گا تو فوراً بُھنا ہوا وہ پرندہ اس کے سامنے آجائے گا۔''

[إسناده جيد] صحيح الترغيب والترهيب: 3738

یقیناً روزے داران انعامات کے حق دار ٹھہریں گے۔

6......لوڈشیڈنگ کا مسئلہ:

گزشتہ کئی سالوں سے ہمارے ملک میں بجلی کا مسئلہ عذاب بن کر اُتر آیا ہے۔ ہر دور کے حکمرانوں کی نااہلی اور بے مخلصی کے باعث یہ عذاب روز بہ روز بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ ماہِ رمضان جیسے بابرکت مہینے میں بھی اس سے خلاصی نہیں ملتی، بلکہ سحر و افطار کے اوقات میں بھی لوڈشیڈنگ کر کے عوام کو اذیت دی جاتی ہے، حالانکہ ایسا کیسے ممکن ہے کہ متعلقہ محکمے میں اتنا بھی شعور نہ ہو کہ یہ دو اوقات انتہائی مصروفیت اور کھانے پکانے کی تیاری کے ہوتے ہیں۔ روزے کی حالت میں جب بندہ اس اذیت سے دوچار ہوتا ہے تو اس کا صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہو جاتا ہے اور بسا اوقات شدید غصے کی حالت میں زبان سے گالی یا برے الفاظ بھی نکل جاتے ہیں، جو گناہ کا باعث بنتے ہیں۔ ہم نے کامل کوشش یہ کرنی ہے کہ ایسی کسی بھی تکلیف کو صبر کے ساتھ برداشت کرنا ہے اور زبان کو آلودہ ہرگز نہیں کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری اس بے احتیاطی کی وجہ سے ہمارا دن بھر بھوکا پیاسا رہنا ضائع ہو جائے اور ہم روزے کے اجر سے محروم ہو جائیں۔ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ ، مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا ، يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ))

''یقیناً بندہ زبان سے ایسی کوئی بات نکال دیتا ہے جس کے بارے میں وہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سوچتا بھی نہیں ہے (کہ کتنی بُری بات ہے، اور) اسی کی وجہ سے وہ جہنم کے گڑھے میں اتنی دُور جا گرتا ہے کہ جتنی مشرق اور مغرب کے درمیان دُوری ہے۔''

صحیح البخاری: 8647

اسی طرح فرمایا:

((إِنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ، لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ، لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ))

''بلاشبہ بندہ اللہ تعالیٰ کو راضی کر دینے والی کوئی بات زبان سے نکالتا ہے جسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجات کو بلند فرما دیتے ہیں، اور بلاشبہ بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دینے والی ایسی بات بھی زبان سے نکال دیتا ہے کہ اسے بھی وہ کوئی اہمیت نہیں دے رہا ہوتا؛ لیکن اسی بات کی وجہ سے وہ جہنم میں جا گرتا ہے۔''

صحیح البخاری: 9647

لہٰذا روزے کی حالت میں کسی بھی اذیت اور پریشانی کے موقع پر زبان سے نامناسب الفاظ نکالنے کی بجائے صبر و تحمل سے کام لیں اور اجر و ثواب کی اُمید رکھیں۔

7......ٹریفک جام کا مسئلہ:

رمضان المبارک میں عموماً ایسا ہوتا ہے کہ جب ڈیوٹی سے فارغ ہو کر لوگ افطاری کے لیے گھروں کی طرف روانہ ہوتے ہیں تو سڑکوں پر رَش پڑ جاتا ہے اور ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے بڑی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بسا اوقات بندہ پریشان ہو جاتا ہے اور روزہ ہونے کی وجہ سے خاصی دِقت بھی محسوس کرتا ہے۔ تو ایسی صورتِ حال میں نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ذہن میں رکھنا چاہیے کہ:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((مَـا يُـصِيبُ المُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلاَ وَصَبٍ ، وَلاَ هَمٍّ وَلاَ حُـزْنٍ وَلاَ أَذًى وَلاَ غَـمٍّ ، حَتَّـى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا ، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ)).

''مسلمان کو جو بھی پریشانی، مصیبت، رنج، دُکھ، تکلیف اور غم پہنچتا ہے، یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھ کر تکلیف دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے بھی اس کے گناہوں کا کفارہ فرما دیتا ہے۔''

صحيح البخاری: 5642۔صحيح مسلم: 2573

یہ میرے رب کی رحمتِ بے کراں ہے کہ وہ اپنے بندے کی ذرا سی پریشانی اور تکلیف کو بھی گناہوں کے کفارے کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔ لہٰذا ٹریفک جام میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اجر و ثواب کی اُمید رکھنی چاہیے اور کسی کے راستہ نہ دینے، غلط ڈرائیونگ کرنے، آپ سے آگے نکلنے کی کوشش کرنے یا کسی بھی طرح سے پریشان کرنے پر اس کو زبان سے کوئی ایک بھی ایسا لفظ نہیں کہنا چاہیے جو نیکیوں کے ضیاع کا باعث بن جائے۔

8......پیشہ ور بھکاریوں سے بچاؤ:

رمضان المبارک میں صدقہ وخیرات کی بہت فضیلت وارد ہوئی ہے لیکن یہ ان لوگوں کا حق ہے جو مستحق ہوتے ہیں اور جو اپنی عزتِ نفس کی خاطر کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔ ایسے لوگوں کو ڈھونڈ کر انہیں صدقہ دینا چاہیے تاکہ آپ کا دیا ہوا مال صحیح حق دار تک پہنچے۔

ایک بہت بڑا مسئلہ جو رمضان المبارک میں اور بھی بڑھ جاتا ہے، وہ یہ ہے کہ پیشہ ور بھکاریوں کی بہتات ہو جاتی ہے۔ یہ لوگ اصل مستحقین کا بھی حق مارتے ہیں۔ ان میں سے اکثر ایسے ہوتے ہیں جو جسمانی طور پر بالکل توانا ہوتے ہیں، وہ محنت مزدوری کے ذریعے اپنا اور بچوں کا پیٹ پال سکتے ہیں، لیکن وہ کام سے جی چراتے ہوئے مال کمانے کے اس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آسان مگر مذموم طریقے کو اپنا لیتے ہیں۔ آنے جانے والے لوگوں کو دِن میں ہر جگہ، ہر چوک اور ہر اشارے پر اتنے بھکاری ملتے ہیں کہ وہ ان سے تنگ آ کر اس مزاج کا شکار ہو جاتا ہے کہ حق دار کو بھی دینے سے کترانے لگتا ہے اور سمجھتا ہے کہ شاید یہ بھی اسی قبیل سے ہیں۔ یا پھر بعض لوگ جو صدقہ وخیرات کی نیت رکھتے ہیں وہ ان ہی کو مفلس اور مستحق سمجھ کر دے دیتے اور اصل فقراء و مساکین محروم رہ جاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیشہ پیشہ ور فقیروں اور اصل مستحقین میں فرق کرنا چاہیے۔ پیشہ وروں کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہیے، انہیں محنت کرنے کی ترغیب دینی چاہیے اور اگر ہو سکے تو انہیں اس فعل کی قباحت اور سزا سے بھی آگاہ کرنا چاہیے۔ انہیں بتلایا جائے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ))

''جو شخص (لوگوں سے) مانگتا ہی رہتا ہے حتی کہ وہ (اسی حالت میں) اللہ تعالیٰ سے جاملتا ہے تو (روزِ قیامت) اس کے چہرے پر گوشت کا کوئی ٹکڑا نہیں ہوگا۔''

صحيح البخاری: 1427 ۔ صحيح مسلم: 1033

اسی طرح فرمایا:

((مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهٗ مَا يُغْنِيْهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ))

''جو شخص مانگتا ہے حالانکہ اس کے پاس بقدرِ کفایت موجود ہوتا ہے تو وہ صرف آگ کا ہی اضافہ کرتا ہے۔''

سنن أبی داود: 1629

اس کے ساتھ ساتھ انہیں محنت کرنے اور ہاتھ سے کما کر کھانے کی ترغیب دی جائے، کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

((لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَأْتِيَ الْجَبَلَ بِحُزْمَةٍ مِنْ حَطَبٍ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عَلَى ظَهْرِهِ، فَيَبِيعُهَا فَيَسْتَغْنِي بِهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ))

''تم میں سے کوئی بھی شخص ایک رسّی لے اور لکڑیوں کا گٹھّا باندھ کر اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لائے اور اسے بیچے، اس ذریعے سے اس کی عزت بھی محفوظ رہے گی اور یہ اس بات سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگتا پھرے، وہ اسے دیں یا نہ دیں۔''

صحیح البخاری: 1471

9......ٹی وی چینلز پر فحاشی وعریانی:

رمضان المبارک کے مہینے میں تمام ٹی وی چینلز پر سحر وافطار پروگرامز کے نام سے بے ہودگی اور بے حیائی کی وہ دھما چوکڑی مچائی جاتی ہے کہ اللہ کی پناہ! اور المیہ یہ ہے کہ اس کام کے لیے اوقات بھی وہ منتخب کیے جاتے ہیں جو دن بھر میں سب سے زیادہ بابرکت ہوتے ہیں، یعنی سحری اور افطاری کا وقت۔ بے پردگی، ساز وموسیقی، مخلوط اجتماع اور نمود ونمائش جیسی بہت سے قبیح افعال ہر چینل کے پردۂ سکرین پر دکھائی دے رہے ہوتے ہیں۔ گویا 'روحانیت' کے نام پر قصداً ایسا ماحول بنا دیا جاتا ہے جو 'روحانیت' کا ہی خاتمہ کر رہا ہوتا ہے بلکہ بے حیائی کا ایک باب کھول رہا ہوتا ہے۔ پھر افسوس ناک بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ نیکی سمجھ کر کیا جا رہا ہوتا ہے، جبکہ درحقیقت یہ بے حیائی پھیلانے کا ہی ایک ذریعہ ہوتا ہے، جس کے متعلق فرمانِ الٰہی ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾ [النور: 19]

''بلاشبہ جو لوگ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلانا پسند کرتے ہیں، ان کے لیے دنیا وآخرت میں دردناک عذاب ہے۔''

بنیادی طور پر تو ایسے پروگرامز کے خلاف پیمرا کو ایکشن لینا چاہیے لیکن ہمارا المیہ ہی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یہ ہے کہ یہاں جو ادارہ جس مقصد کے لیے بنایا جاتا ہے وہ اسی میں کوتاہی کا سب سے بڑا مجرم ہوتا ہے۔ لہٰذا ان کی طرف سے کوئی حوصلہ افزا اقدام کی توقع نہیں ہے البتہ روزے داروں کو اپنے روزوں کو لغویات اور فواحش سے محفوظ رکھنے اور ان کا اجر وثواب ضائع ہونے سے بچانے کے لیے ضروری ہے کہ آپ پورا مہینہ ٹی وی سے لاتعلقی اختیار کر لیں، کیونکہ کوئی ایک بھی نیوز چینل ایسا نہیں ہے کہ جو ان واہیات کاموں سے محفوظ ہو۔ آپ جو بھی چینل لگائیں گے اس پر یہی سب کچھ نظر آئے گا۔ البتہ کچھ ایسے چینلز جو دن بھر تلاوتِ قرآن یا دِینی پروگرامز نشر کرتے رہتے ہیں، ان سے مستفید ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

علاوہ ازیں اس ماہِ مبارک میں فضول اور بے فائدہ مجالس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ غیر ضروری لمبی لمبی کالز سے اجتناب کرنا چاہیے اور انٹرنیٹ کے بے مقصد استعمال سے بھی گریز کرنا چاہیے۔ یہ تمام چیزیں رمضان کی مقصدیت اور افادیت کے منافی ہیں، لہٰذا ان میں وقت ضائع کرنے کی بجائے تلاوتِ قرآن اور ذکر الٰہی میں وقت صرف کرنا چاہیے، تاکہ ہمارا ایک ایک لمحہ ہماری آخرت کو بہتر بنانے میں کام آسکے۔

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ فیض اللہ ناصر	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03214697056	03014843312	03015989211
	03424449009	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com